سوال

(69) مسلمان بیٹا اپنے مشرک باپ کے مال کا وارث نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر باپ نماز پنجگانہ اور دیگر ارکان اسلام کا تو پابند ہو لیکن مزاروں اور درباروں میں مدفون لوگوں کے لئے نذر اور ذبح کے جواز کا بھی عقیدہ رکھتا ہو تو کیا بیٹے کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے اس باپ کے مال میں سے اپنے مستقبل کو سنوارنے کے لئے کچھ لے یا اس کی وفات کے بعد اس کے مال کا وارث بنے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو بالغ مسلمان مردوں کے لئے نذر اور ذبح کے جواز کا عقیدہ رکھے تو اس کا یہ عقیدہ ایسا شرک اکبر ہے جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے، ایسے شخص سے تین دن تک توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا اور اس پر سختی کی جائے گی، اگر توبہ کرے تو صحیح ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

باقی رہا مسئلہ کہ بیٹے کا اپنے مستقبل کو سنوارنے کے لئے اس کے مال سے کچھ لینا یا اس کی وفات کے بعد اس کا وارث بننا تو یہ اس بات پر مبنی ہے کہ وفات کے وقت باپ کی کیا حالت تھی اور اس کے عقیدہ کی کیا حقیقت تھی؟ یعنی اگر اس کے باپ کا اسی عقیدہ پر خاتمہ ہوا ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے اس عقیدہ سے توبہ کی ہے تو پھر یہ بیٹا اپنے باپ کا وارث نہ ہو گا کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((لا یرث المسلم الکافر، ولا الکافر المسلم)) (صحیح البخاري)

''مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔''

زندگی میں بیٹا اپنے اس باپ کے مال کو اس وقت تک نہیں لے سکتا، جب تک وہ اسے خوش دلی سے دیتا رہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص65

محدث فتویٰ